ڈاکٹر شاہد اقبال

ہندوستان میں "ہمدان" کے چند صوفیائے کرام

ہندوستان میں خطہ ایران اور وسط ایشیاء کے مختلف شہروں سے صوفیائے کرام جوق درجوق تشریف لائے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ ایران کے شہر "اصفہان" میں پیدا ہوئے، لیکن کسے معلوم تھا کہ وہ ہندوستان کے ایک چھوٹے سے شہر اجمیر شریف تشریف لائیں گے، جہاں کفروظلمت کی ردا ان کے ہاتھوں چاک ہوگی اور جہاں لاکھوں افراد ان کے دست حق پر مشرف بہ اسلام ہوں گے۔ حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ ایران کے شہر سمنان سے اترپردیش کے ضلع فیض آباد کے قصبہ کچھوچھ شریف تشریف لائے۔ اسی طرح حضرت سید شہاب الدین پیر جگجوتؒ کا وطن وسط ایشیاء کا شہر کاشغر تھا۔

بالکل اسی طرح ہمدان کی سرزمین سے ہندوستان کے دور دراز علاقوں کا سفر اختیار کرنے والے صوفیائے کرام میں حضرت سید امیر مسعود ہمدانیؒ حضرت سید موسیٰ ہمدانیؒ، حضرت سید احمد چرم پوش ہمدانیؒ اور حضرت سید علی ہمدانیؒ کے اسمائے گرامی نمایاں ہیں۔ یہ وہ صوفیائے کرام ہیں جنہوں نے بنگال، آسام بہار، اترپردیش، تبت، نیپال اور کشمیر میں اسلام کی شمع روشن کی ہیں۔ ذیل میں مذکورہ بالا صوفیائے کرام کے احوال وآثار کا خاکہ پیش کیا جارہا ہے۔

ا۔ حضرت سید امیر مسعود ہمدانیؒ (المتوفی۔ ۷۳۵ھ)

آپ کی ولادت ہمدان (ایران) میں ہوئی۔ تذکرہ نگاروں نے آپ کے والد کو

بادشاہ وقت اور عالم بھی لکھا ہے۔ چنانچہ جب آپ کی عمر آٹھ سال کی ہوئی تو آپ کے والد انھیں شاہی مدرسہ لے گئے اور معلم کے سپرد کر دیا۔ معلم نے بسم اللہ شریف پڑھانے کے بعد کہا پڑھو ''الف'' آپ نے پڑھا ''الف'' پھر معلم نے کہا پڑھو۔ ''ب'' آپ نے فرمایا جس نے ''الف'' پڑھ لیا۔ اس کو ''ب'' پڑھنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ ''الف'' ہی اصل چیز ہے پھر آپ نے ''الف سے ''الف'' اور کئی ایک معنی بیان فرمایا۔ معلم کو معلوم ہوگیا کہ یہ لڑکا اولیاء کاملین میں سے ہوگا۔ بہر حال آپ نے علم ''ہمدان'' ہی میں حاصل کیا۔

ابھی بیس سال کے بھی نہ ہونے پائے تھے کہ آپ کے سر سے سایہ پدری اٹھ گیا۔ چنانچہ ''ہمدان'' کے تمام امراء جمع ہوئے اور آپ کو تخت شاہی پر بٹھایا، چند ماہ بعد تخت وتاج چھوڑ کر پیر کی تلاش میں نکل گئے۔ عراق اور شام کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرتے ہوئے ''ملتان'' پہنچے۔ ''ملتان''، اس زمانے میں صوفیوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ وہاں بڑے بڑے صوفیائے کرام موجود تھے۔ حضرت شہاب الدین سہروردیؒ حضرت وحید الدین کرمانیؒ حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانیؒ حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ (م۔ ۶۳۳ھ) حضرت خواجہ اسحاق چشتیؒ اور حضرت بابا فرید گنج شکرؒ (م۔ ۶۶۸ ج) وغیرہ۔ آپ نے ہر ایک سے مصافحہ فرمایا۔

اس زمانے میں دہلی کے بادشاہ شمس الدین التمش (م۔ ۶۳۳ھ) تھے ان کے حکم پر حضرت سید امیر مسعود ہمدانیؒ نے الف، ب، ت، ث اور کلمہ توحید پر بڑی پر زور تقریر کی۔ آپ کی تقریر نے وہ اثر دکھایا کہ سامعین جھوم اٹھے اور لوگوں کو عجیب سرور حاصل ہوا۔

سلطان شمس الدین التمش، حضرت قطب الدین بختیار کاکی کے مرید تھے۔ سب مل کر آپ کو حضرت بابا فرید گنج شکر (م۔ ۶۶۸ھ) کی خدمت میں لے گئے اور انھوں نے خلافت کا تاج فقرائی عطا کیا۔

حضرت سید امیر مسعود ہمدانی نے اپنے چند ہمراہیوں کے ساتھ (شیخ شاہ حسین مدنیؒ

اور سید برہان الدین بخاریؒ) مشرقی ہندوستان کا سفر اختیار کیا۔ بنگال جو کفر و ظلمت کے اندھیرے میں گم تھا وہاں شمع اسلام روشن کی اور لاکھوں تاریک دلوں کو منور کیا۔ بعد ازاں آپ نے علاقہ اودھ کے ضلع فیض آباد بھیاؤں شریف میں قیام فرمایا۔

آپ کا وصال ۲۴ محرم الحرام ۶۳۵ھ بعد نماز ظہر ہوا اور اسی قصبہ بھیاؤں شریف میں آپ کا مدفن ہے۔ آپ کے روضہ مبارک پر شاندار سبز گنبد والی عمارت قائم ہے۔

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر نے فرمایا شیخ مسعودؒ بڑے بزرگ باتصرف اور باکرامات ہیں۔ جو شخص اس طرف (جانب مشرق) سے میری زیارت کے لئے آئے تو بغیر شیخ مسعود کی زیارت کے نہ آئے۔ ورنہ ایسے آدمی سے میں بیزار ہوں۔ (بحوالہ بحر ذخار، جلد اول صفحہ نمبر ۶۱۶)

۲۔ حضرت سید موسیٰ ہمدانیؒ

نسب نامہ میں آپ کا نام سید سلطان موسیٰ کاظم ہمدانی بھی لکھا ہے۔ آپ ہمدان (ایران) کے صاحب ثروت واقتدار تھے۔ اکثر تذکرہ نگاروں نے آپ کو ہمدان کا حکمراں بھی لکھا ہے۔ آپ نے عیش و عشرت کی زندگی چھوڑ کر راہ فقر اختیار کی اور ہندوستان کا رخ اختیار کیا۔ حضرت سید شہاب الدین پیر جگجوتؒ (المتوفی ۔ ۶۶۰، مدفن ہجی درگاہ جھل شریف، پٹنہ (بہار) کی صحبت اختیار کی اور روحانی فیض حاصل کیا۔ حضرت پیر جگجوتؒ صوبہ بہار کا قدیم صوفی خانوادہ حضرت سید شہاب الدین پیر جگجوتؒ ہی کی نسل سے ہے۔ حضرت کی چار صاحبزادیاں تھیں اور سب کی سب ولیہ کاملہ تھیں۔

(۱) بڑی بیٹی حضرت بی بی رضیہؒ زوج حضرت مخدوم احمد یحییٰ منیریؒ بن شاہ اسرائیل بن امام محمد تاج فقیہؒ جن سے چار بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئیں۔

حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ آپ ہی کے منجھلے صاحبزادے تھے۔

(۲) منجھلی بیٹی بی بی حبیبہؒ زوجہ مخدوم سید موسیٰ ہمدانی جن سے مشہور سہروردی بزرگ سید احمد چرم پوش ہوئے۔

(۳) تیسری بیٹی بی بی ہدیہ عرف بی بی کمال زوجہ حضرت سلیمان لنگر زمین بن مخدوم عبدالعزیز بن امام محمد حاج فقیہؒ جن سے ایک بیٹا مخدوم عطاء اللہ اور ایک بیٹی بی بی کمالؒ (ہم نام والدہ) ہوئیں۔ جلیل القدر سہروردی بزرگ حضرت حسین دھکر پوش آپ ہی کے صاحبزادے تھے۔

(۴) چھوٹی بیٹی بی بی جمال زوجہ شیخ حمید الدین بن حضرت مخدوم آدم صوفیؒ (خلیفہ حضرت بابا فرید گنج شکرؒ) ان سے حضرت مخدوم یتیم اللہ سعید بازؒ ہوئے جس نے سید موسیٰ ہمدانیؒ کا نکاح اپنی دوسری صاحبزادی بی بی حبیبہؒ سے کیا تھا۔ جن سے تین صاحبزادگان تھے۔ سید احمدؒ سید محمد اور سید محمودؒ۔

حضرت سید احمد چرم پوش سلسلہ سہروردیہ کے نامور بزرگ ہیں اور آپ کا مزار مبارک درگاہ انبیر (بہار شریف) میں ہے۔ جبکہ ان کے بھائی سید محمدؒ اور سید محمودؒ کے مزارات شہر ہمدان (ایران) میں ہیں۔

حضرت سید موسیٰ ہمدانیؒ کے سال وفات کا صحیح علم نہیں ہے کہا جاتا ہے کہ آپ کا مزار بہار شریف کے جوار (عمار پور سڑک کے قریب کھیت میں) واقع ہے۔ لیکن نشان مٹ چکا ہے۔

۳۔ حضرت مخدوم سید احمد ہمدانی چرم پوشؒ (م۔ ۷۷۶ھ)

آپ کی پیدائش ہمدان میں ہوئی تھی لیکن پروفیسر سید حسین عسکری نے شک کا اظہار کیا اور لکھا ہے کہ ان کی ولادت بہار ہی میں ہوئی ہوگی۔ آپ کے والد کا نام حضرت سید موسیٰ ہمدانیؒ اور والدہ بی بی حبیبہؒ بنت حضرت سید شہاب الدین پیر جگجوتؒ تھیں۔ آپ مخدوم جہاں حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ (المتوفی ۷۸۲ھ مدفن بہار شریف) کے خالہ زاد بھائی بھی

تھے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم ہمدان میں ہوئی تھی اور بعض روایتوں کے بہ موجب اعلیٰ تعلیم کے لئے بغداد گئے تھے اور علماء وفضلاء سے استفادہ کیا اس کے بعد ہمدان لوٹ آئے۔ پھر اپنے والد کی طرح تلاش حق میں سیر و سیاحت اختیار کی اور ملتان پہنچے۔ جہاں خدا رسیدہ بزرگ حضرت علاو الدین علاالحق سہروردیؒ سے ملاقات ہوئی ان سے مرید ہوئے اور ان کی سرپرستی میں روحانی ریاضت کے مراحل طے کئے پھر اپنے مرشد کی ہدایت پر تبت کا سفر کیا اور لاسہ پہنچے ایک روایت کے مطابق وہ نیپال آئے۔ بہر حال نیپال ہو یا تبت، آپ نے اشاعت اسلام کی راہ میں صعوبتیں برداشت کیں اور آپ نے لاکھوں انسانوں کے دلوں میں شمع ہدایت روشن کی۔ آپ نے چالیس سال تک بند کنوئیں میں چلہ کشی بھی کی۔

آپ کا لقب چرم پوش تھا۔ یہ چمڑا اس مخصوص دنبہ کا تھا جو حضرت اسمٰعیلؑ کی جگہ قربان ہوا تھا۔ آپ نے حضرت حسن پیارے ملتانیؒ سے وہ چمڑا بڑی عاجزی سے مانگ لیا تھا اور اس کو درمیان سے چاک کر گلے میں ڈال لیا تھا آپ کا انتقال ۲۶ر صفر ۷۷۶ھ کو بہار شریف میں ہوا، مزار مبارک امیر درگاہ (بہار شریف) میں ہے۔ وصال کے وقت آپ کی عمر ۱۱۸ سال تھی۔ آپ مخدوم جہاں شرف الدین یحییٰ منیری سے عمر میں چار سال بڑے تھے اور مخدوم جہاں سے چھ سال قبل وصال فرمایا۔

آپ قادر الکلام اور پرگو شاعر بھی تھے۔ ''دیوان احمدی'' آپ کی مطبوعہ یادگار ہے اس کے علاوہ ایک ملفوظ بنام ''ضیاء القلوب'' دستیاب ہے۔

۴ حضرت سید علی ہمدانیؒ عرف شاہ ہمدان یا علیٔ ثانی (م۔ ۷۸۶ھ)

حضرت سید علی ہمدانیؒ اپنے وطن ہمدان سے نکل کر کشمیر میں قدم رنجہ فرمایا تو ہندو اور بودھ مذہب پر ایمان رکھنے والے ۳۷ ہزار افراد نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ آپ کی پیدائش ۷۱۴ھ میں بمقام ہمدان ہوئی تھی۔ بیس سال کی عمر میں سیاحت کی غرض سے نکلے اور اکیس سال تک مختلف ممالک کی سیر کرتے رہے بعد ازاں وہ اپنے مولد ہمدان واپس آئے اور

تبلیغ اسلام میں مصروف ہو گئے۔تقریباً سات سال تک قیام کرنے کے بعد آپ ۴۶ سال کی عمر میں ۷۶۰ھ میں ختلان ہجرت کر گئے اور یہی وہ زمانہ تھا جب انھوں نے اپنے چند ساتھیوں کو دعوت دین کی غرض سے کشمیر روانہ کیا۔ ۷۷۳ھ میں امیر تیمور جیسے جابر بادشاہ سے میر سید علی ہمدانیؒ کی ملاقات ہوتی ہے۔آپ اسے ظلم وجبر سے باز رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ امیر تیمور ان کی نصیحت قبول تو کیا کرتا البتہ انہیں قتل کرنے کی دھمکی دیتا ہے۔لہٰذا اب سید علی ہمدانی کے سامنے ہجرت نبوی کی سنت پر عمل کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ۷۷۴ھ میں کشمیر ہجرت کر گئے۔حضرت میر سید علی ہمدانی کی وفات ۷۲ سال کی عمر میں ۷۸۶ھ میں ہوئی۔آپ کے مرید آپ کا جنازہ ختلان لے گئے جو اب تاجکستان کا ایک حصہ ہے۔ جسے اب ''کولاب'' کہا جاتا ہے۔

حضرت سید علی ہمدانیؒ کی نمایاں خصوصیت سلطان جابر کے سامنے ان کی حق گوئی و بے باکی تھی اور ان کی اس حق گوئی سے تلخ ہو کر امیر تیمور نے انہیں قتل کی دھمکی دے دی تھی۔ لیکن شاہ ہمدانی نے اپنا مشن جاری رکھا اور ایک دوسری سنت نبویؐ پر عمل کرتے ہوئے انھوں نے بادشاہوں کو خطوط لکھے اور انہیں رعایا کے ساتھ عدل و انصاف کرنے کی تلقین کی چنانچہ کشمیر کے بادشاہ قطب الدین کو شاہ ہمدان ایک خط میں لکھتے ہیں۔

''اے عزیز! حرام مت کھا۔ اور کمزوروں کو محروم واپس مت کر'' اس خط میں آگے چل کر شاہ ہمدان بادشاہ کو خبردار کرتے ہیں کہ'' قیامت کے دن عام لوگوں سے نماز اور دیگر فرائض کے بارے میں پرسش ہوگی۔لیکن حاکموں اور بادشاہوں سے سب سے پہلے ان کے عدل وانصاف کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔'' میر سید علی ہمدانیؒ کی حق پسند فطرت کا اندازہ چند جملوں سے بھی ہوتا ہے جو انھوں نے کشمیر کے ایک دوسرے بادشاہ سلطان غیاث الدین کو اپنے خط میں لکھے ہیں۔

''اگر ساری زمین میں آگ لگ جائے اور آسمان سے تلوار برسنے لگے تو بھی اس

حق کو نہیں چھپاؤں گا اور دین کو دنیا کے عوض فروخت نہیں کروں گا۔

شاہ ہمدانی کی نگاہوں میں دنیا کس قدر حقیر تھی اسکا اندازہ ان کی اس گفتگو سے بخوبی ہوسکتا ہے جو امیر تیمور کے ساتھ ہوئی تھی۔ دراصل عوام میں آپ کے زبردست اثر ونفوذ کو دیکھ کر بادشاہان وقت کو یہ وہم ہوگیا تھا کہ آپ اقتدار پر قابض ہونا چاہتے ہیں۔ چنانچہ امیر تیمور نے آپ سے اپنے اس خدشے کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا۔

"میں نے سنا ہے کہ آپ حصول اقتدار کے لئے یہ سب کر رہے ہیں۔"

شاہ ہمدان نے جواب دیا۔

"سلطنت کے بارے میں ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک لنگڑا کتا آیا اور اس کو اٹھا لے گیا۔ میں نے اسی وقت سے اپنی توجہ آخرت کی طرف کرلی۔ تیمور! تو اطمینان رکھ میں دنیا کا طالب نہیں ہوں۔"

شاہ ہمدانی کی تصانیف کی کل تعداد ایک سو ستر تک بتائی گئی ہے۔ تاہم ان میں "فتوحات نامہ" کو زیادہ شہرت ملی، جس میں عبد اور معبود کے حوالے سے شاہ ہمدانی کے عارفانہ خیالات اور صوفیانہ نظریات پوری وضاحت کے ساتھ ہمارے سامنے آگئے ہیں۔

شاہ ہمدانی ایک مصلح اور ایک داعی ہی نہیں تھے بلکہ وہ ایک نازک خیال شاعر بھی تھے۔ آپ کی عارفانہ غزلوں کا مجموعہ "چہل اسرار یا گلشن اسرار کے نام سے مشہور ہے۔

حواشی:

۱۔ تحفہ مسعود مصنفہ عبد الحفیظ مسعودی مطبوعہ تاج آفسیٹ پریس، جلال پور، ضلع امبیڈکر نگر یوپی ۲۰۰۳ء

۲۔ تذکرہ صوفیائے بہار (شرفاء کی نگری) مؤلفہ سید قیام الدین نظامی اسکائی لائن پرنٹنگ پریس، کراچی۔ ۱۹۹۵ء ص نمبر ۱۱۰۔۱۰۹

۳۔ تذکرہ مشائخ بہار مولفہ ڈاکٹر محمد طیب ابدالی خانقاہ اسلام پور (نالندہ) ۲۰۰۳ء جلد اول

ص نمبر ۱۵۷/ ۱۶۴، ۵۰۔۱۴۹

۴۔ تذکیر (سہ ماہی مجلّہ / غازی پور) مرتبہ مولانا عزیز الحسن صدیقی ہسلسلہ نمبر ۲،۳، ص نمبر ۴۴،۴۷

(بحوالہ ۔ تذکرہ مشاہیر غازی پور۔ مؤلفہ مولانا محمد عزیز الحسن صدیقی تبصرہ نگار ۔ ڈاکٹر سید شاہد اقبال)

۵۔ دیوان (سہ ماہی مجلّہ / پٹنہ) مرتبہ ڈاکٹر سید حسین احمد جلد ا۔ شمارہ ا۔ ص ۵۵۔ ۴۲

(بحوالہ مضمون ۔ سلطان احمد چرم پوش اور ان کی شاعری از ڈاکٹر سید شاہ امام الدین)

۶۔ ضیا وجیہ (ماہنامہ / رام پور) ایڈیٹر مولانا وجاہت اللہ خاں بابت جولائی اگست ا۲۰۰ء

(بحوالہ مضمون سید علی ہمدانی از ڈاکٹر رضوان اللہ آروی)